

بشارت سیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں دینے والا  
سوائے ابلیس کے جہاں میں بھی تو خوشیاں منائے ہیں



بَلَاءُ بَيْعِ الدُّنْيَا

میلاد النبی

وفات النبی

مفتی محمد اشرف قادری

— بشر —

جمعیت اشاعتِ اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

— بتعاون —

برکاتی پبلشرز

گھارا ڈرگہ کراچی



الجواب بعون اللہ العلام الوہاب

## وفات پر خوشی ؟

بے شک میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہل جہان کیلئے اللہ تعالیٰ کی بے مثل رحمت اور اس کا فضل عظیم ہے اور ارشاد ربانی ہے۔  
 تِلْكَ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ تَوَجَّهْ (اے محبوب) قرآن مجید کیلئے اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ملنے پر چاہیے کہ لوگ خوشی منائیں۔

(القرآن ۱۰: ۵۸)

اسی لئے مسلمان بارہ ربیع الاول کو میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشیاں مناتے ہیں۔ یہ بات اتنی صاف اور واضح ہے کہ کسی اُن پرہ سے اُن پرہ مسلمان یا چھوٹے سے بچے سے بھی اگر یوچھا جائے کہ اس روز مسلمان کس بات کی خوشی مناتے ہیں؟ تو وہ بھی یہی جواب دے گا کہ

خوشی ہے اُمتہ کے لال کے تشریف لانے کی

اس کے باوجود منکرین نے جو وفات کی خوشی منانے کا سفید جھوٹ اور کھلم کھلا بہتان گھڑ دیا ہے اس سے نہ صرف انہوں نے امانت علمی و دیناری اسلامی کا خون کیا ہے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی فراہم کر دیا ہے کہ ان علم و تحقیق کے

دعویٰ اردن کے پاس جشن میلاد شریف کو حرام ثابت کرنے کے لئے قرآن و سنت سے ایک بھی صحیح اور صاف دلیل موجود نہیں۔ ورنہ یہ جھوٹوں کا ملغوبہ تیار کرنے کی کیا ضرورت تھی، بہر حال یہ الزام باطل محض ہے۔  
 تَلْعَفَتْهُ اللَّهُ عَلَى الْكَاذِبِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝

## کیا ۱۲ ربیع الاول سے یوم وفات ہے؟

وفات نبوی کی تاریخ کے بارے میں صحابہ کرام سے چار قسم کی روایتیں منقول ہیں۔

روایت نمبر ۱۔ ۱۲ ربیع الاول اور یہ روایت حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے۔

روایت نمبر ۲۔ ۱۰ ربیع الاول یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔  
 روایت نمبر ۳۔ ۱۵ ربیع الاول مروی از حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقہ رضی اللہ عنہما  
 روایت نمبر ۴۔ ۱۱ رمضان اور یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ (روایت نمبر ۲ البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۵۶، روایت نمبر ۳، ذوالوفا جلد ۱ ص ۳۱۸)  
 پہلی روایت کہ جس میں وفات نبوی بارہ ربیع الاول کو بتائی گئی ہے۔

اس کی سند میں محمد بن عمر الواقدی ایک راوی ہے جس کے بارے میں امام اسحاق بن راہویہ، امام علی بن مدینی، امام ابو حاتم الرازی اور نسائی نے تنقید کا طور پر کیا ہے کہ واقدی اپنی طرف سے حدیث گھڑ دیا کرتا تھا۔ امام محیی بن معین



نے کہا کہ واقعی ثقہ یعنی قابل اعتبار نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا واقعی کذاب ہے حدیثوں میں تبدیلی کر دیتا تھا۔ بخاری اور ابوالحاکم رازی نے کہا کہ واقعی متروک ہے۔ مژہ نے کہا کہ واقعی کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ابن عدی نے کہا کہ واقعی کی حدیثیں تحریف سے محفوظ نہیں۔ ذہبی نے کہا واقعی کے سمت ضعیف رہنے پر ائمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۸۵ مطبوعہ ہند قدیم)

لہذا بارہ ربیع الاول کو وفات بتانے والی روایت پایہ اعتبار سے بالکل ساقط ہے۔ اس قابل ہی نہیں کہ اس سے استدلال کیا جاسکے۔

روایت نمبر ۲ کی سند میں ایک راوی سیف بن عمر ضعیف ہے۔ اور دوسرا راوی محمد بن عبید اللہ العززی متروک ہے۔ (تقریب التہذیب ص ۳۲ و ص ۲۰۳ و خلاصۃ تہذیب ص ۱۶۱ و ص ۲۵۵ تہذیب الکمال لفریحی)

اور روایت نمبر ۲ و نمبر ۴ کی سند نامعلوم

البتہ اجلۃ تابعین ابن شہاب زہری، سلیمان بن طرخان اور سعد بن ابراہیم زہری وغیرہم سے معتبر سندوں کے ساتھ یکم و دوم ربیع الاول کو وفات نبوی منقول ہے۔ حاصل یہ کہ بارہ ربیع الاول کو یوم وفات قرار دینا تو صحابہ کرام سے ثابت ہے اور نہ تابعین سے۔ لہذا بعد کے کسی مؤرخ یا بلکہ تاریخ وفات قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

تمام غور ہے جب صحابہ کرام (جو وفات نبوی کے چشم دید گواہ تھے)

اور ان کے شاگرد تابعین سے یہ قول ثابت نہیں تو بعد کے مؤرخ کو کس ذریعے سے یہ معلوم ہو گیا کہ وفات نبوی بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

یہی وجہ ہے کہ مشہور اور مستند دیوبندی مؤرخ شبلی نعمانی نے

بھی یکم ربیع الاول کو یوم وفات قرار دیا ہے۔ (سیرۃ النبی جلد ۲ صفحہ ۱۷۰) اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بیٹے شیخ عبد اللہ نے آٹھویں ربیع الاول کو یوم وفات لکھا ہے۔ (مختصر سیرۃ الرسول ص ۳)۔ تلمذ بیئت و تقویم کے لحاظ سے بھی بارہ ربیع الاول کو وفات نبوی کسی طرح ممکن نہیں۔ امام ابوالقاسم عبد الرحمن السیسی (المتوفی ۵۵۸ھ) جو کہ مشہور و محقق مؤرخ ہیں، فرماتے ہیں۔

وکیف ما ذار الحال علی هذا فتمہد۔ اس حساب پر کسی طرح بھی حال الحساب ظہر یکن الثاني عشر من ربيع الاول کو یوم وفات (ربیع الاول یوم الاثنين بوجہ (الروایۃ جلد ۱ ص ۳۰۸) سووار کسی صورت میں نہیں آسکتا۔

یہی مضمون نہایت زوردار الفاظ میں مشہور و محقق مؤرخین اسلام امام محمد شمس الدین الذہبی، ابن عسکر، ابن کثیر، امام نور الدین علی بن احمد السیسی، علی بن برہان الدین الحلبي وغیرہم نے بھی بیان فرمایا ہے۔ (دیکھئے تاریخ اسلام للذہبی جز ۱ ص ۳۹۹ و ص ۴۰۰، و تاریخ جلد ۱ ص ۲۱۸ البدایہ و النہایہ جلد ۵ ص ۲۵۶، سیرۃ حلبیہ جلد ۲ ص ۴۳ وغیرہ)

الکفری بارہ ربیع الاول کا یوم وفات ہونا کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ نہ نقلاً نہ روایتاً نہ درایتاً۔ وذلّٰی الخائن

## بارہ ربیع الاول یوم میلاد ہے !

ولادت نبوی کی تاریخ کے بارے میں صحابہ کرام سے صرف ایک ہی صحیح روایت بارہ ربیع الاول کی منقول ہے جسے حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ (المتوفی ۲۴۰ھ) نے سند صحیح کے ساتھ روایت فرمایا ملاحظہ ہو۔

عن عفان عن سعید بن میناء عن جابر  
وابن عباس انهما قالوا ولد رسول الله  
صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل یوم الاثنين  
اثنی عشر من شهر ربیع الاول  
(بلوغ الامانی، شرح الفتح الربانی جلد ۲ ص ۸۹)  
مطبوعہ بیروت البیاض والہابیہ جلد ۲ ص ۲۶۰

ترجمہ: عفان سے روایت ہے وہ سعید  
بن میناء سے روایت ہے کہ جابر اور ابن عباس  
رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ولادت عام الفیل میں سوموار کے  
روز بارہویں ربیع الاول کو ہوئی۔

مطبوعہ بیروت

اس کی سند میں پہلے راوی عفان کے بارے میں محدثین نے فرمایا کہ عفان ایک بلند پایہ  
امام ثقہ اور صاحب ضبط و اتقان ہیں۔ (خلاصۃ التہذیب ص ۲۶۸ طبع بیروت)  
دوسرے راوی سعید بن میناء سے یہ بھی ثقہ ہیں۔ (خلاصۃ ص ۱۲۳ تقریب ص ۱۲۶)  
ان دو جلیل القدر اور فقیہ صحابیوں کی صحیح الاسناد روایت سے ثابت  
ہوا کہ بارہ ربیع الاول ہی یوم میلاد سرکار ہے۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

لہذا بعد کے کسی بھی مؤرخ کا کوئی قول یا ظن و تخمین اس کے بالمقابل

لائی التفات و قابل قبول برگز نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ حضرت زبیر بن بکار، امام ابن عساکر، امام جمال الدین ابن جوزی  
اور ابن الجوزی وغیرہم نے بارہ ربیع الاول کے یوم میلاد ہونے پر اہل تحقیق  
کا اجماع نقل کیا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ص ۹۳۔ زرقانی علی المواہب جلد ۱ ص ۱۳۲)  
ماثبت من السنۃ للشیخ المحقق ص ۹۸ شامہ عمیریہ ص ۷۷ از نواب صدیق حسن  
خان ہویانی اہلحدیث۔

اور یہی جمہور علماء و جمہور اہل اسلام کا مسلک اور ان میں مشہور ہے  
(البدایہ جلد ۲ ص ۲۶۰، الفتح الربانی ج ۲ ص ۱۸۹، المورد الردی للملا علی القاری ص ۹۶)  
طبع مکہ المکرّمہ، حجة اللہ علی العالمین للنبیانی جلد ۱ ص ۲۳۱، ماثبت من السنۃ  
ص ۹۸، المواہب اللدنیہ للقسطانی نیز اس کی شرح زرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲  
مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴۰)

بارہ ربیع الاول ہی کے یوم میلاد ہونے پر قدیم و جدیداً تمام اہل مکہ  
متفق چلے آ رہے ہیں۔ اور اسی تاریخ پر حضور کی ولادت کے مکان شریف پر  
حاضر ہو کر میلاد شریف منانے کا قدیم سے اہل مکہ کا معمول ہے۔  
(المواہب اللدنیہ، زرقانی جلد ۱ ص ۱۳۲، سیرۃ حلبیہ جلد ۱ ص ۹۳، المورد الردی لعلی  
القاری ص ۹۶، ماثبت من السنۃ ص ۹۸، تواتر حبیب الہ مدوحہ مولوی  
اشرف علی صاحب تھانوی، مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱۴۰ وغیرہ)

بارہ ربیع الاول ہی کو میلاد شریف کرنے کا اہل مدینہ کا معمول ہے۔

(تواریخ حبیب اللہ) اسی تاریخ کو تمام شہروں کے مسلمانوں کا جشن میلاد منانے کا معمول ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ص ۱۲۲ زرقانی علی الوہاب جلد ۱ ص ۱۲۲)۔

## قدیم اہل مکہ کے معمول کی مختصر وضاحت

حدیث ابن الجوزی (المتوفی ۷۵۰ھ) فرماتے ہیں۔

اہل حرمین شریفین مکہ و مدینہ اور مصر و یمن و شام اور تمام بلاد عرب، مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا پلوتے زمانے سے معمول ہے کہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی حقیقتیں منعقد کرتے اور خوشیاں مناتے، نسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے۔ قسم قسم کی زیبائش و کرائش کرتے، خوشبو لگاتے اور ان ایام (ربیع الاول) میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے، صیپ کو نیت نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے۔ اور میلاد شریف پر دھننے اور سنسنے کا اہتمام بلیغ کرتے۔ اور اس کی بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے جذبات سے یہ ہے کہ سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و صفاقت، رزق، مال اور اولاد میں زیادتی اور شہروں میں امن و امان اور گھر بار میں سکون و قرار جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے رہتا ہے۔ (بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۵۸، ۵۹)۔

امام احمد القسطلانی فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اس شخص پر جو ملہ میلاد پاک ربیع الاول کی راتوں کو خوشیوں کی عمدہ بنائے تاکہ جس کے دل میں بعض شان رسالت

کی بیماری ہے اس کے دل پر قیامت قائم ہو جائے۔ (المواہب مع الزرقانی جلد ۱ ص ۱۲۲)

علامہ علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں کہ

اما اہل مکہ یزید اہتمامہ بہ علی یعنی اہل مکہ میلاد شریف کا اہتمام عید یوم العید (الموردی طبع مکہ ص ۲۸) سے بڑھ کر کرتے۔

## شاہ ولی اللہ کا مشاہدہ

شاہ ولی اللہ حدیث دہلوی فرماتے ہیں کہ

میں ایک بار مکہ معظمہ میں میلاد شریف کے روز مکان ولادت نبوی پہ حاضر تھا اور لوگ آپ کے ان معجزات کا بیان کر رہے تھے جو حضور کی تشریف آوری سے پہلے یا آپ کی بعثت سے قبل ظاہر ہوئے تو میں نے اچانک دیکھا کہ انوار کی بارش ہوئی تو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان فرشتوں کے ہیں کہ جن کو ایسی حق تعالیٰ (میلاد شریف وغیرہ) پر متور کیا گیا ہے۔ نیز میں نے دیکھا انوار ملائکہ اور انوار رحمت ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین عربی اردو ص ۵۸، ۵۹)

## مرشد اکابر دیوبند کا ارشاد

حاجی امداد الحق مہاجر مکی صاحب فرماتے ہیں کہ

مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔

(اشلام امدادیہ ص ۶۴)

## محمد بن عبد الوہاب نجدی کے تحت جگر کا فتویٰ

شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی رقمطراز ہے کہ

ابو لہب مافرتے ولادت نبوی کی خوشی میں اپنی کینئر ثویبہ کو آزا د کیا تو اس کا مزار کو قبر میں بر سر موار (روز ولادت) کو سکون بخش مشرب چوستے کو ملتا ہے۔ تو اس سو د مسلمان کا کیا حال ہوگا (یعنی اسے کیا کیا نعمتیں نہ ملیں گی) جو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منائے۔ (لمخصا) مختصر سیرۃ الرسول ص ۳۸ شائع کردہ حافظ عبد القوز اہل حدیث جہلم)۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمل کی بھی توفیق دے۔

## وفات کا غم کیوں نہیں مناتے؟

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ بارہ ربیع الاول یوم میلاد ہے نہ کہ یوم وفات۔ لیکن اگر بالفرض یوم وفات بھی مان لیا جائے تو میلاد کی خوشی منانا اس تلخ کو تب بھی جائز ہی رہے گا۔ اور وفات کا سوگ منانا ممنوع ہوگا۔ کیونکہ نعمت کی خوشی منانا شرعاً ہمیشہ اور بار بار محبوب ہے۔ جیسے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے نزول مادہ کے دن کو اپنے اولین و آخرین کے لئے یوم عید قرار دیا تھا۔ (الوکان ۵: ۱۱۴)۔ لیکن وفات کا غم وفات سے تین روز کے بعد منانا قطعاً جائز نہیں۔ مگر افسوس کہ حدیث کے نام نہاد عاشق الجہنم شون سمیت محققین دیوبند میں ایک کو بھی اس قانون شرعی کی خبر نہیں۔ ورنہ ایسا لغو اعتراض کرنے کی نوبت نہ آتی۔

چنانچہ امام دارالہجرت امام مالک ابن انس الاصبہی، امام ربانی امام محمد بن حسن الشیبانی، امام ابو بکر عبد الرزاق بن حمام الصنعانی، امام حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، امام ابو بکر عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، امام جلیل امام احمد بن حنبل، امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، امام مسلم بن الحجاج القشیری، امام ابو یوسف محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی، امام ابو طوڑ سلیمان بن اشعث السجستانی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب التسانی، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوی، امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، امام ابو بکر البراز، امام ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارد النیشاپوری اور امام حافظ ابو بکر احمد بن حسین البیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ جماعت محدثین اسانید صحیحہ معبرہ کے ساتھ جماعت مجاہدہ النس بن مالک عبد اللہ بن عمر، انہیات المؤمنین عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، ام حبیبہ، حفصہ، زینب ام عطیہ الانصاریہ، فروعہ بنت مالک بن سنان اوت ابو سعید الخدی فی اللہ عنہم وغیرہ سے مرقعاً بالفاظ متعارفہ ایک ہی مضمون روایت فرماتے ہیں۔

أمرنا أن لا نحدّ علی میت فوق ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم کسی وفات یا فتنہ پر ثلاث إلا لزواج۔ تین روز کے بعد غم نہ منائیں مگر شوہر پر (چار ماہ دس روز تک بیوی غم نہ مناسکتی ہے)

موطأ امام مالک ص ۲۱۹ وصفه موطأ امام محمد ص ۲۶۷ مصنف عبد الرزاق جلد ۱ ص ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵



صحیح البخاری جلد ۲ ص ۸۵، صحیح مسلم جلد ۱ ص ۸۶ تا ۸۸، جامع الترمذی جلد ۱ ص ۲۲  
ابن ولید جلد ۱ ص ۳۱۳، سنن النسائی جلد ۲ ص ۱۱۶ تا ۱۱۸، سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۵۲  
سنن الدارمی جلد ۲ ص ۸۹، مسند البراز خوالہ جمع الزوائد جلد ۱ ص ۳۰، المنتقى لابن  
جارود ص ۲۵۸، ۲۵۹، السنن الکبریٰ لبیہقی جلد ۱ ص ۳۲۰ تا ۳۲۰، واللفظ لعبد الرزاق  
ثابت ہوا کہ تین روز کے بعد وفات کی غمی منانا ممنوع۔ اور حصول نعمت کی  
خوشی بار بار اور ہمیشہ منانا شرعاً مقبول ہے۔ اس لئے ہم بارہ ربیع الاول کو وفات کی غمی  
نہیں نعمت میلاد کی خوشی مناتے ہیں۔

اور لیجئے! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة نية ترجمہ تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ  
خلق آدم ونبیہ قبض۔ (سنن نسائی) کا دن ہے۔ اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوئے  
جلد ۱ ص ۱۵۸ وغیرہ یا من کتب الحدیث۔ اور اسی روز آپ نے وفات پائی۔

پھر سنا کر فرماتے ہیں۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ان هذا یوم عید جعلہ احسن ترجمہ یہ جمعہ عید کا دن ہے اسے احسن  
للمسلمین۔ (سنن ابن ماجہ ص ۸۷ و ۸۸) تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن  
فی مسند احمد وغیرہ۔ بنایا ہے۔

معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن یوم میلاد النبی (آدم علیہ السلام) بھی ہے۔ اور یوم وفات  
بھی ہے اس کے باوجود اللہ نے وفات کی غمی کو نظر انداز کرتے ہوئے یوم میلاد کی خوشی  
کو باقی رکھا۔ اور یہ جمعہ کو عید منانے کا حکم دیا۔

دوپہر کے سورج کی طرح یہ مسئلہ روشن اور واضح ہو گیا کہ ایک ہی روز میں اگر  
غمی اور خوشی کے واقعات جمع ہو جائیں تو غمی کی یاد تین روز کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور  
خوشی کی یاد ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ لہذا

اگر بارہ ربیع الاول کو یوم میلاد اور یوم وفات بھی مان لیا جائے۔ تو وفات  
کی غمی وفات سے تین روز بعد ختم ہو چکی۔ اور میلاد کی خوشی قیامت تک باقی رہے گی۔  
علی رغمہ انوف الجہال المحضرت مامل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مسئلہ الموقوف  
میں واضح طور پر بیان فرمادیا ہے۔ وَلَٰكِنَّ الْوَهَابِيَّةَ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝

مگر نہ بیند بروز شپہ چشم  
چشمہ آفتاب راجہ گناہ

## لمحہ فکریہ!

اشتہار چھاپنے والوں کے لئے (دانفور دیوبند لوں، الہدیتوں، وہابیوں)  
مقام نکر ہے کہ انہوں نے بلاسوچے سمجھے بارہ ربیع الاول کو میلاد النبی کی خوشی منانے والوں  
پر ان کے ضمیر و ایمان کی موت کا فتویٰ دیا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے نزدیک یوم وفات بھی ہے  
اب انما فتویٰ اللہ رسول پر کیا ہوگا جنہوں نے روز جمعہ کو باوجود یوم وفات النبی ہونے  
کے خوشی کی عید منانے کا حکم دیا اور کیا فتویٰ ہوگا یوم وفات ہونے کے باوجود  
روز جمعہ کو عید کے طور پر منانے والے مسلمانوں پر۔ اور خود دیوبندی وغیرہ مقلدین بھی  
تو جمعہ کو روز عید قرار دیتے ہیں۔ کیا وفات النبی کے دن روز جمعہ کو عید قرار دینے



والے تمام دیوبندی اہلکدثون کے علما و عوام سب کا ضمیر چکا ہے اور ایمان مردہ ہو چکا ہے؟ شاباش! فتویٰ ہو تو ایسا ہی ہو جو خود اپنے ہی اوپر فٹ ہو جائے۔

الجھا ہے پاؤں یا رکاز لطفِ دراز میں  
کو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

جاہل اور احمق و ہابیو!

بوش سنبھالو! اور سوچو!..... کیا قدیم زمانے سے بارہ بیچ اللہ کو جشن میلاد منانے والے مکہ و مدینہ و شام اور مشرق مغرب کے علما فقہاء محدثین، اولیاء کرام اور عامۃ المسلمین، نیز ان کے اس عمل کو خیرہ اپنی کتابوں میں نقل کرنے والے اور ان کی تائید کرنے والے اکابر بزرگانِ دین مثلاً امام مسطلانی، امام زرکانی، ابن جوزی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ جلال الدین سیوطی، شمس الدین محمد ناصر الدین دمشقی، شمس الدین ابن الجوزی، ملا علی القاری، علی بن برہان الدین الحلی، امام ابن حجر مکی، شمس الدین سخاوی، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ ابوشامہ شیخ النووی، امام ابوالخطاب ابن وحیہ الاندلسی، حافظ زین الدین عراقی، امام عبدالدین محمد بن یعقوب القیروزی آبادی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور خود مرشد دیوبندیوں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی وغیرہم سب کا ایمان و ضمیر مردہ ہے؟

شاہ ولی اللہ اور حاجی امداد اللہ جن کو تم اپنا پیر و مرشد اور مقتدا مانتے ہو اگر تمہارے فتوے کے مطابق ان کا ضمیر و ایمان مردہ ہے تو تم مریدوں اور مقتدیوں

کا ضمیر و ایمان کیسے زندہ ہو سکتا ہے؟

یقیناً تمہارا ضمیر و ایمان تمہارے اپنے فتوے کے مطابق مردہ ہے۔ اور اپنے منہ سے خود مردہ ضمیر اور بے ایمان بن رہے ہو۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے  
اُس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب دیکھیے یہ موحّد بن اپنے آپ کو اور اپنے بزرگوں کو کس طرح اپنے فتوے اور ضمیر و ایمان کی موت سے بچاتے ہیں؟ دیدہ بایہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہدایت دے۔

لاکھ مرچائیں سوئٹنگ کے صندوق  
اپنے آتما کا ذکر کیوں چھوڑیں  
ہم نہ چھوڑیں گے حق تعالیٰ مولود  
جن کی امت میں ان سے منہ کیوں ہوڑیں

فقط واللہ تعالیٰ ورؤنہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد اشرف القادری

قادم الطبعہ و مفتی دارالعلوم تارسیہ عالمیہ مراڑیاں شریف بائیں پاس بھگوات

## نذر و نیاز کرنیوالے احبابِ اہلسنت کی خدمت میں عرض

اللہ کرے کسی دل میں باتر جائے میری بات آمین

الحمد لله تعالیٰ اہلسنت وجماعت کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ انبیاء علیہ السلام، صحابہ کرام، اولیاء عظام، بزرگانِ دین اور اپنے وفات یافتہ رشتے داروں، والدین اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ سال بھر نذر و نیاز کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح کے کھانے پکوانے وغیرہ کی دعوت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس مقصد میں وہ مجموعی طور پر لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کا یہ فعل یقیناً کارِ خیر ہے اور جائز و مستحسن ہے۔ نیز اعراس بزرگانِ دین کے مواقع پر خصوصاً اور پورا سال عموماً مزاراتِ اولیاء کرام پر چادریں چڑھاتے رہتے ہیں اور اس مد میں بھی وہ مجموعی طور پر کروڑوں روپے صرف کرتے ہیں۔ لیکن نہایت ہی دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ جب ہمارے انہیں سنی بھائیوں سے نذر و نیاز، مزارات پر چادراور پھول ڈالنے، اعراس بزرگانِ دین منع کر کے وغیرہ کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے یا مخالفینِ اہلسنت وجماعت (جیسے کہ وہابی، دیوبندی، اہل حدیث، شیعہ اور اسی طرح کے گمراہ اور بدین فرقوں کے افراد) جب ان سے ان معمولات و عقائدِ اہلسنت مثلاً جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، گیارہویں شریف، ندائے یارسول اللہ، علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کا ثبوت مانگتے ہیں اور اس طرح ان کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں تو ان احبابِ اہلسنت کی اکثریت انہیں برقتِ جواب نہیں دے پاتی اور جو معلومات رکھتے ہیں وہ بھی اپنے ثبوت میں جلد کتابیں فراہم

نہیں کر پاتے۔

اس لئے ان احبابِ اہلسنت کی خدمت میں جو نذر و نیاز وغیرہ میں اپنا لاکھوں روپیہ صرف کرتے ہیں دستِ بستہ عرض ہے کہ جہاں آپ اپنے لاکھوں روپے صرف کھانا پکوانے اور چادریں چڑھانے میں خرچ کرتے ہیں، انہی روپوں کو یا اس میں سے کچھ رقم (چاہے ہزارہ بیس فیصد ہی بھی) مندرجہ ذیل کاموں میں بھی استعمال فرما کر اپنے لئے ثواب جاریہ اور لوگوں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(الف) نذر و نیاز، مزارات پر حاضری کے ثبوت اور طریقہ، اعراس بزرگانِ دین کا جواز عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اور گیارہویں شریف نیز گمراہ فرقوں کے رد اور عقائدِ اہلسنت سے لوگوں کو روشناس کروانے کے لئے چھوٹے چھوٹے کتابچے چھپوائیئے (جس طرح یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے) یہ کام اگر آپ چاہیں تو خود انجام دیں یا پھر یہی خدمت کا موقع فراہم کریں کہ ہم آپ کے پیسوں کو ان جگہوں پر استعمال کرنے میں آپ کی مدد کریں۔ (ب) جہاں آپ محافلِ میلاد وغیرہ میں شہزنی تقسیم کرتے ہیں ساتھ ہی کوئی چھوٹی سی کتاب تقسیم کیجئے۔

(ج) اعراس بزرگانِ دین پر جو رقم محض چادریں چڑھانے میں خرچ کرتے ہیں اس میں سے کچھ حصہ ہی ہی ان اولیاء عظام کی سیرت، ان کے پیغام اور ان کی خدمت جو انہوں نے دینِ اسلام کی انجام دی، ان لوگوں کو روشناس کروانے کے لئے لوگوں میں چھوٹے چھوٹے کتابچے تقسیم کر کے صرف کیجئے۔

درد بھرے دل سے سوچئے اور آئے بڑھ کر اس کارِ خیر میں حصہ لیجئے۔

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

## بارھویں تارنخ

سحابِ رحمتِ باری ہے بارھویں تارنخ  
ایں توجان سے پیاری ہے بارھویں تارنخ  
اکی نے موسمِ گل کو کیا ہے موسمِ گل  
ہی ہے سُرمدِ چشمِ بصیرت و ایمان  
ہزار عیدوں ایک ایک لحظہ پر قربان  
فلک پر عرشِ بریں کا گمان ہوتا ہے  
تمام ہو گئی میٹلاؤں بچاؤ کی خوشی  
دلوں کے میل و ملے گل کھلے سردی  
ہر مٹی ہے ادنیٰ پر تقدیرِ فاکساروں کی  
خدا کے فضل سے ایمان یں ہیں ہم آپسے  
ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے  
ہیشہ لڑنے غلاموں کے دل کئے ٹوڑے  
خوشی ہے اہل سن میں مگر عود کے یہاں  
جدھر گیا سنی آواز یا رسول اللہ  
عود و ولادتِ شیطان کے دن نہائے خوشی

حسنِ ولادتِ سہ کار سے ہوا روشن

مرے خدا کو بھی پیکاری ہے بارھویں تارنخ

از مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

(ذوقِ نعت)

بتعاون:- چھاگلہ اسٹریٹ میلا دیکیش

کرم کا چشمہ جاری ہے بارھویں تارنخ

عود کے دل کو کٹاری ہے بارھویں تارنخ

بہارِ فصلِ بہاری ہے بارھویں تارنخ

انجی جو گردِ سوار کی ہے بارھویں تارنخ

خوشی دلوں پر دھلائی ہے بارھویں تارنخ

زینِ خلد کی گیارہی ہے بارھویں تارنخ

ہیشہ اب تری بار کی ہے بارھویں تارنخ

عجیب چشمہ ہساری ہے بارھویں تارنخ

خدا نے جب سے ناری ہے بارھویں تارنخ

گراہی رحمتِ ساری ہے بارھویں تارنخ

ہزار عید سے بھاری ہے بارھویں تارنخ

جلے جو تجھ سے رہ ناری ہے بارھویں تارنخ

نغان دشمن و زاری ہے بارھویں تارنخ

ہر ایک جگہ اے خوار کی ہے بارھویں تارنخ

کوچہ عید ہماری ہے بارھویں تارنخ